مولانا محمد مغیرہ (قسط نمبر۴)

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی

(اس سلسلے کی تیسری قسط فروری میں شائع ہوئی تھی)

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ، روضۂ اقدس پر پڑھا گیا صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرماتے ہیں، لیکن مجلّہ ''نغمہ توحید'' کے مدیر محترم کے نزدیک یہ (معاذ اللہ) شرکیہ عقیدہ ہے۔ ان کی اس رائے میں چند در چند جھول ہیں اور ان کا موقف سر بسر تضاداتِ وتسامحات اور اسقام ومغالطات پر مبنی ہے۔ اس بات کی وضاحت ہمارے اس سلسلۂ مضامین کی گزشتہ اقساط میں بخوبی ہو چکی ہے۔

مدیر ''نغمہ'' نے ایک حوالہ ''تعلیم الاسلام'' کا بھی دیا ہے کہ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ ''شرک'' کی ذیل میں لکھتے ہیں: ''یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور ونزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، سب شرک ہے''

قارئین سے گزارش ہے کہ اس عبارت کو بغور پڑھیے اور فیصلہ کیجئے کہ کیا اس کی رو سے، امت کا یہ عقیدہ کہ ''روضہ اقدس پر پڑھے ہوئے صلوٰۃ وسلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں'' شرکیہ کہلا سکتا ہے؟ نمعلوم مدیر ''نغمہ'' نے اس عبارت میں کیا بات دیکھی کہ اسے یوں اہتماماً پیش فرمایا۔ حالانکہ ''اقوال بزرگاں'' کی ''پزیرائی'' جس طریقے سے مدیر محترم کا قبیلۂ فکر، پچھلے چوالیس سال سے کرتا چلا آ رہا ہے، اس کے پیش نظر پہلی بات تو یہاں، یہی عرض کی جانی چاہیے کہ حضور! مفتی کفایت اللہ صاحب کی کتاب ''تعلیم الاسلام'' نہ کتاب اللہ ہے اور نہ حدیث رسول اللہ کا مجموعہ۔ کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کے ہوتے ہوئے کسی بزرگ، کسی عالم، کسی مفسر کے قول وفرمان کی ضرورت ہی کیا ہے آپ کو؟ تاہم...... ہم محترم محمد الفصاد کے اس عمل کی تحقیر نہیں کرتے بلکہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ کسی عالم ومفتی کو تو یہ سند حاصل ہوگئی کہ محترم محمد الفصاد صاحب بھی ان پر اعتماد کرنے لگے۔ ہماری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ محمد الفصاد صاحب اگر واقعی مفتی کفایت اللہ صاحب مرحوم پر اعتماد کرتے ہیں اور ان کے نزدیک واقعی وہ معتمد عالم ہیں تو مفتی کفایت اللہ صاحب مرحوم کا یہ فتویٰ بھی پڑھ لینا مناسب ہے۔ شاید یہ فتویٰ ان کی نظروں سے ابھی تک نہیں گزرا۔ جس میں مفتی کفایت اللہ صاحبؒ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں......

''صلوٰۃ وسلام کے ساتھ ''یا رسول'' و ''یا حبیب'' نداء کے الفاظ سے پکارنا اس خیال سے کہ صلوٰۃ وسلام آنحضرت ﷺ کو فرشتوں کے ذریعہ سے پہنچا دیا جاتا ہے اور آپ تک ہماری نداء اور خطاب پہنچ جاتا ہے، جائز

اور درست ہے...... ہاں اس خیال اور اعتقاد سے نداء کرنا کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے، اس کا شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے۔ اوّل یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ کی روح مبارک کا مجلس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے یا کسی اور طریقے سے؟ اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ کا قبر مبارک میں زندہ ہونا باطل ہوتا ہے یا کم از کم اس زندگی میں فرق آنا ثابت ہوتا ہے۔ تو یہ صورت علاوہ اس کے کہ بے ثبوت ہے باعث توہین ہے نہ کہ موجب تعظیم، اور اگر مفارقت نہیں ہوتی تو پھر ہر مجلس مولود میں آپ کی موجودگی بدن اور روح کے ساتھ ہوتی ہے یا محض بطور کشف وعلم کے؟ پہلی صورت بدایۃً باطل اور دوسری صورت بے ثبوت اور بعض اعتبار سے موجب شرک ہے'' (الخ)

(کفایت المفتی، جلد ا، ص ۱۶۰۔۱۵۹)

پھر پڑھیے، بغور پڑھیے! مفتی صاحب مرحوم اپنے اس فتویٰ میں فرما رہے ہیں...... ''اوّل یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ کی روح مبارک کا مجلس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے یا کسی اور طریقے سے؟ اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ کا قبر مبارک میں زندہ ہونا باطل ہوتا ہے''۔ تو اس فتویٰ میں مفتی کفایت اللہ صاحب قبر مبارک میں جسد اطہر کے ساتھ روح مبارک کے دائمی تعلق کو تسلیم فرما رہے ہیں اور اس سے آپ کا قبر مبارک میں زندہ ہونا صرف خود ہی نہیں مان رہے بلکہ اہل سنت و الجماعت کا مذہب بتا رہے ہیں۔ جو شخص حضور علیہ السلام کو قبر اطہر میں زندہ نہیں مانتا اور روح کا وجود اطہر کے ساتھ دائمی تعلق نہیں مانتا مفتی صاحب اہل سنت والجماعت سے اس کا خارج ہونا بیان کر رہے ہیں۔

کیا آزاد خیال گروپ کے محترم محمد الفہاد صاحب، مفتی کفایت اللہ مرحوم کے اس فرمان کو ماننے کیلئے تیار ہیں؟ یا اہل سنت والجماعت سے اپنا خروج بہتر سمجھتے ہیں۔ اس کا فیصلہ محترم محمد الفہاد صاحب کو بہر حال کرنا ہے۔

اب آیئے اس طرف کہ مفتی کفایت اللہ مرحوم اپنی کتاب ''تعلیم الاسلام'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، سب شرک ہے''۔

قارئین! یہ بات مفتی صاحب مرحوم کی یقیناً بالکل درست ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ ہر کسی کی ہر بات کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور ہر کسی کے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں اگر کسی کا کسی ولی یا پیغمبر کے بارے میں یہ اعتقاد ہے تو وہ یقیناً شرک ہے۔ ہمارا (اور خود مفتی صاحبؒ کا) عقیدہ تو یہ ہے کہ حضور علیہ السلام صرف روضہ اطہر پر پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام سماعت فرماتے ہیں جبکہ دور سے پیش کیا جانے والا صلوٰۃ وسلام فرشتوں کے ذریعہ سے آپ تک

پہنچایا جاتا ہے...... یہ کیسے شرک ٹھہرا؟ ہم نے کب کہا کہ ہماری تمام باتوں کو دور ونزدیک سے آپ ﷺ سنتے ہیں یا ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے آپ ﷺ دیکھ لیتے ہیں۔

یہ بات تو ایک عام اردو پڑھا لکھا شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ مفتی صاحب مرحوم کیا فرما رہے ہیں مگر محترم محمد الفضا د صاحب نہیں سمجھ نہیں پا رہے اور مفہوم کو خلط ملط کر کے، کیا سے کیا بنا رہے ہیں۔ افسوس، عبارت فہمی کے اسی ''ملکہ'' اور تحقیق وتدبر کے اسی ''ہنر'' نے ہمارے آزاد خیال دوستوں کو یہ جرأت دلائی ہے کہ وہ متفقہ اور اجماعی عقائد کے باب میں نئی نئی بحثیں چھیڑیں، قطعی الثبوت حقائق کو جھٹلائیں اور مسلم الثبوت مسائل کو از سر نو الجھائیں۔

تائید مزید: ہم اپنا مضمون مکمل کر چکے تھے کہ ''نغمہ توحید'' بابت دسمبر ۲۰۰۰ء کے صفحہ ۴۶ پر اتفاقاً نظر جا پڑی۔ اس پر یہ لکھا پایا...... ''اللہ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد علماء کو جنہوں نے کھوٹے کھرے میں تمیز بیان کی'' معاً خیال آیا کہ مولانا حسین علی صاحب مرحوم کی کوئی کتاب مل جائے تو مولانا کے عقائد سے آگاہی حاصل ہو سکے۔ پوچھ گچھ سے معلوم ہوا کہ مولانا حسین علی مرحوم کی ایک کتاب ''تحریرات حدیث علی اصول التحقیق'' تھی جو اب نایاب ہو چکی ہے۔ ایک مہربان کی اطلاع پر کتاب بڑی بھاگ دوڑ سے حاصل کی۔ مگر صاحب کتاب مجھے دینے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ البتہ تھوڑے وقت کے لئے ان کے پاس بیٹھ کر کتاب دیکھنے کی اجازت مل گئی۔ مختصر وقت میں مجھ جیسا کم علم کیسے مکمل کتاب دیکھ پاتا؟ لیکن صاحب کتاب سے درپیش مسئلے کا تذکرہ کیا انہوں نے صفحہ ۲۱۱ نکال کر سامنے رکھ دیا۔ جس پر یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کے حوالہ سے لکھی ملی۔

من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی نائیاً ابلغتہ

جس سے محسوس ہوا کہ اتنے اجل فاضل اور آزاد خیال گروپ کے راہنما محمد الفضا د صاحب کے مقتدا اور پیشوا حضرت مولانا حسین علی صاحب نے بھی اپنی کتاب میں اس حدیث کو جگہ دی کہ جس کی سند میں مجروح راوی سدی صغیر موجود ہے تو یقینی طور پر ان کا مسلک بھی وہی ہوگا جو امت مرحومہ کا ہے، کیونکہ امت مرحومہ کے علماء محدثین نے سند پر بحث کے باوجود اس حدیث کو قبول کیا ہے اور مولانا حسین علی صاحب بھی اسے اپنی کتاب میں قبول کر رہے ہیں۔ چونکہ کتاب کا مکمل مطالعہ نہ ہو سکا تھا، سو کوشش کی گئی کہ مولانا حسین علی مرحوم کے شاگرد علماء پر اعتماد کیا جائے اور ان سے معلوم کیا جائے کہ ان کا اس معاملہ میں کیا عقیدہ وموقف ہے؟ قدرے جستجو سے، ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' بابت ماہ اگست ۱۹۶۳ء میسر آ گیا جو مولانا حسین علی مرحوم کے شاگرد مولانا غلام اللہ خان مرحوم کے زیر نگرانی نکلتا رہا۔ مجلّہ کے صفحہ ۲۴ پر یہ عبارت پائی گئی ''وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے

اوراس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں''۔اس عبارت پر مولانا غلام اللہ خاں مرحوم اور مولانا قاضی نور محمد صاحب مرحوم خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ کے تائیدی اور تصدیقی دستخط بھی پائے گئے ،جس سے یقین ہوگیا کہ مولانا حسین علی مرحوم کے شاگرد مولانا غلام اللہ خان مرحوم اور مولانا قاضی نور محمد صاحب وہی مؤقف اختیار کئے ہوئے ہیں، جو امت مرحومہ کا ہے۔انہیں یہ مؤقف کہاں سے حاصل ہوا؟ لازماً اپنے استاذ مولانا حسین علی صاحب مرحوم سے۔لہٰذا یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مولانا حسین علی صاحب مرحوم نے ،جب حدیث مذکور اپنی کتاب میں درج کی تو واقعی وہ اس حدیث کے معنیٰ ومفہوم کو صحیح سمجھتے تھے اور ان کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ روضہ اقدس پر پڑھا جانے والا الصلوٰۃ وسلام آپ خود سماعت فرماتے ہیں۔اسی طرح سے مولانا حسین علی مرحوم کے شاگرد مولانا محمد سرفراز صاحب صفدر مدظلہ ہیں؛ جن کا عقیدہ معلوم کرنے کے لئے ان کی کتاب ''تسکین الصدور'' کا مطالعہ ہمیں نصیب ہوا۔وہ بھی امت مرحومہ کے متفقہ عقیدہ کے ساتھ وابستہ پائے گئے۔حتیٰ کہ مولانا حسین علی مرحوم کے خلیفہ مولانا نصیر الدین غور غشتی کا جب مؤقف پڑھا تو وہ فرما رہے تھے کہ'' سردار انبیاء خاتم النبیین ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں اور جو حیات ان کی شان کے مناسب ہے اللہ نے قبر میں وہ حیات ان کو دی ہے جسد اطہر قبر شریف میں محفوظ ہے۔مٹی کوئی اثر جسد اطہر پر نہیں کرسکتی۔اگر قبر کے پاس کوئی مسلمان درود وسلام جہراً پڑھ ڈالے تو حضور اکرم ﷺ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں'' (بحوالہ ''مقام حیات'' ص ۶۹۷)

قارئین محترم! ہم نے ابتداء مضمون میں جو دعویٰ پیش کیا تھا کہ وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں،اس پر آزاد خیال گروپ کے محترم محمد الفصاد صاحب کے مرشد معنوی حضرت مولانا حسین علی مرحوم کے شاگرد علماء کو ہم نے متفق پایا تو ہم بجا طور پر یہ عرض کرسکتے ہیں کہ عقیدۂ حیات اس تفصیل کے ساتھ کہ'' آپ ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے آپ ﷺ اپنے روضہ اقدس پر پیش کیا جانے والا الصلوٰۃ وسلام خود سماعت فرماتے ہیں'' پوری امت محمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔

(جاری ہے)

غدّارانِ ختم نبوت کا عبرتناک انجام

جن لوگوں نے مسئلہ ختم نبوت کو اپنے اقتدار کی مسند پر قربان کیا،تحریک تحفظ ختم نبوت میں مسلمانوں کو شہید کیا اور اُن کے خون سے ہولی کھیلی، میں اندر خانے کے رازدار کی حیثیت سے جانتا ہوں کہ اُن کے شب وروز کی ویرانی کا حال کیا ہے اور ان کے دل ودماغ پر کیا بیت رہی ہے؟ اور وہ کن حادثات وسانحات کا شکار ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوب کا اطمینان سلب کرلیا۔اور اُن کی روحوں کو سرطان میں مبتلا کردیا۔ (سردار عبدالرب نشتر) تحریک ختم نبوت،صفحہ ۱۴۲،از شورش کاشمیریؒ